انوارِ شریعت

سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل — تا — ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ــــــــــ ۱۳۹۰ھ سنہ ۱۹۷۰ء

تعداد ــــــــــ ایک ہزار

ناشر ــــــــــ سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ــــــــــ دین محمدی پریس لاہور

کتابت ــــــــــ غلام سرور قادری رضوی

قیمت ــــــــــ سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

ذلك من مقاصد التي يجب صيانة المسجد عنها۔ تو اہلِ اہواءجن کے آنے سے فساد کا قوی اندیشہ ہے انہیں مسجد میں آنے کی اجازت دینا کسطرح جائز ہو سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اہلسنت کی مسجد میں وہابی وغیر مقلد کو کوئی حق نہیں اسکے آنے سے فساد ہے۔ اور فساد سے مسجد کو بچانا واجب۔ نیز اسکی صحبت مسلمانوں کے لئے جائز نہیں۔ علاوہ ان سب کے اُسکا آنا اور غیر مقلدانہ حرکات مسلمانوں کے لئے ایذاء ہے۔ اور جس سے ایذاء ہو اسکو مسجد سے روکنے کا مسلمانوں کو حق ہے۔ ردالمحتار میں ہے والحق بالحديث كل من اذى الناس بنفسه ولسانه وبه يفتي ابن عمر وهو اصل في نفي كل ما يتاذى به۔ لہٰذا مسلمان غیر مقلدین کو اپنی مسجد میں نہ آنے دیں وہ نہ مانیں تو قانونی طور پر انہیں رکوا دیں واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم وعلمه عزاسمه اتقن واحکم۔ ۞ کتبہٗ محمد نعیم الدین عفاعنہ المعین ۞

قادیانی و بہائی کے ساتھ سُنیہ کے نکاح کا حکم

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص پہلے قادیانی تھا۔ اب قادیانی ہونے سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بہائی ہوں یعنی بہاء اللہ کا معتقد اور اسکے مذہب پر ہوں۔ بہاء اللہ وہ شخص ہے جسکی نسبت اخبار وغیرہ میں لکھا ہے اور بہت مشہور ہے کہ وہ مدعی نبوت تھا۔ جسکا زمانہ عنقریب گذرا ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ مسلمہ سُنیہ حنفیہ سیدانی لڑکی کا نکاح شخص مذکور سے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ قادیانی مرزا کی نبوت کا قائل۔ ختم نبوت کے معنیٰ متواتر کا منکر ہے اور وہ اسوجہ سے کافر ہے۔ اب اگر بہائی ہو گیا تو اسوجہ سے اسکا کفر اٹھ نہ گیا جب تک کہ وہ اپنے کفر سے توبہ نہ کرے اور ختم نبوت کے معنی متواتر کو تسلیم نہ کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے بعد کسی نبی جدید کے آنے کے خیال سے تائب نہ ہو۔ اور تمام کفریات سے بیزاری کر کے ازسرِنو اسلام نہ لائے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ بہائی ہو جانا اس کفر سے پاک نہیں کر دیتا۔ بلکہ اب بھی وہ گندے کفر میں مبتلا ہے۔ مرزا نے جس قسم کا دین ایجاد کیا اور ضلالت کی جو راہیں اختیار کیں وہ سب اسکی طبع زاد نہیں۔ اس نے اپنے زمانہ سے قبل کے بے دینوں دجالوں سے بہت کچھ اخذ کیا۔ اور ان سب کا پس خوردہ جمع کر کے ایک دوکان لگائی۔ اُنہی میں سے بہائی فرقہ بھی ہے۔ تو قادیانی سے بہائی ہو جانا ایک ہی سلسلہ کے کفریات میں گشت لگانا ہے۔ اب سب کی مکاری ختم نبوت کے معنیٰ متواتر کے انکار کو اپنا اصول بنانے سے چلتی ہے۔ ۸۴۵ھ میں جونپور میں ایک شخص ہوا جسکا نام میراں سید محمد

تھا۔ اس کے باپ کا نام سید خاں۔ ماں کا نام بی بی آقا ملک۔ ماں باپ کے نام بدل کر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوین کریمین کے نام رکھے۔ ماں کا نام آمنہ اور باپ کا نام عبد اللہ رکھا۔ اور یہ شخص "مہدی" موعود بنا۔ اس سے بھی کام نہ چلا ماں باپ کے نام جاننے والوں نے اعتراض کیا۔ تو اس نابکار نے حضور اقدس ارواحنا فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام عبد اللہ ہونے سے انکار کر دیا۔ اور یہ مکر گڑھا کہ حضور کا اسم گرامی محمد عبد اللہ ہے۔ ابن کا لفظ راویوں کی غلطی سے زیادہ ہو گیا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اس شخص کے معتقدین اسکی مہدیت کی تصدیق کو فرض اور اسکا انکار کفر جانتے تھے۔ لہٰذا وہ بھی اسی راستہ پر چلا ہے۔ جسطرح مرزا کے گھر والوں کو اسکے معتقدین "اہل بیت" اور اسکی بی بی کو "ام المومنین" کہہ کر ایوان رسالت کی نقل اتارتے ہیں۔ اسی طرح میراں سید محمد کے یہاں خلفاء راشدین پانچ اور صدیق دو۔ اور مبشر بالجنہ بارہ اور چونسٹھ فرقے۔ اور جنگِ بدر۔ اور فاطمہ اور حسنین ولایت سب بنائے گئے تھے۔ یہ لوگ اپنے گرو میراں سید محمد کو خلفاء راشدین اور تمام انبیاء و مرسلین سے افضل۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتبہ میں ہمسر و برابر ٹھہراتے تھے اور اسکو مفترض الطاعۃ سمجھتے تھے۔ شریعت طاہرہ کے احکام کا ناسخ اور صاحبِ شریعت جدید مانتے تھے۔ اس پر وحی آنے کے معتقد تھے۔ چنانچہ اسے رسالہ "ام العقائد" میں اس کی وحی یوں لکھی ہے قال الامام المہدی صلی اللہ علیہ وسلم علمت من اللہ بلا واسطۃ جدید الیوم قل انی عبد اللہ تابع محمد رسول اللہ محمد مہدی الزمان وارث نبی الرحمٰن عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقۃ والشریعۃ والرضوان۔ اس وحی شیطانی کی زبان اور مضمون بھی قابلِ دید ہے۔ یہ شخص بلا واسطہ اللہ سے اخذِ علوم کا مدعی تھا ہندی میں بھی وحی کا دعویٰ کرتا تھا۔ اور سنئے نئے احکام کا تو دل تیاتا تھا۔ زکوٰۃ میں بہت سی قطع و برید یں لگائی تھیں۔ اسکے عقائدِ فاسدہ اور مکائدِ کاسدہ کہاں تک بیان کئے جائیں۔ علمائے عرب و عجم اور فضلاء مکہ مکرمہ نے ان لوگوں کے کفر و قتل کے فتوے دیئے اور شاہان اسلام نے انہیں سزائیں دیں اور ہلاک کر دیا۔ پھر اس قسم کا کفر ایران سے پیدا ہوا:

۱۸۱۹ء میں شیراز میں ایک شخص پیدا ہوا جسکا نام مرزا علی محمد تھا۔ اسی کو "باب" کہتے ہیں۔ اور اسکے معتقدین اس پر ایمان لانے والے "بابی" کہلاتے ہیں۔ یہ شخص بھی مہدی ہونے کا مدعی تھا۔ اپنے آپ کو مثل حضرت یحییٰ علیہ السلام کے اور ایک اور شخص کو جسکا لقب اس نے من یظھرہ اللہ جل ذکرہٗ مثل حضرت عیسیٰ کے ہیں۔ اس مرزا علی محمد باب نے پیغبری کا بھی دعویٰ کیا۔ بہاء اللہ کی تعلیمات صفحہ ۱۰ میں ہے "سید مرزا علی محمد باب نے بھی پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے" اس نے اپنی علیحدہ شریعت بنائی تھی۔ کتاب بہاء اللہ کی تعلیمات صفحہ ۱۲ میں اسکا یہ قول موجود ہے "میں نے جو شریعت لکھی ہے اس پر عمل کرنے کا حکم اسی وقت تم کو ملے گا جب کہ من یظھرہ اللہ ظاہر ہو گا۔ اور اس شریعت میں سے وہ جس بات کو پسند

کیا تھا مثل حضرت علی علیہ السلام کے اسکا لقب ... کتاب بہاء اللہ کی تعلیمات کے صفحہ ۱۰ میں ہے اس مرزا علی محمد کا یہ قول ... من یظہرہ اللہ

کرے گا اس پر عمل کرنے کا حکم دیگا سوا جسکو وہ پسند کریگا اسکو تم مت کرنا۔

طہران میں سب سے پہلے مرزا حسین علی اس پر ایمان لایا۔ مرزا علی محمد نے اسکو بہاء اللہ کا لقب دیا۔ اس مرزا حسین علی عرف بہاء اللہ نے دعوی کیا کہ وہ من یظھرہ اللہ ہے۔ جس کی علی محمد باب نے بشارت دی ہے۔ کتاب بہاء اللہ کی تعلیمات صفحہ ۱۹ میں ہے "ایڈریانوپل میں بہاء اللہ نے کہا کہ جس شخص کی بشارت مجھکو حضرت باب نے دی ہے اور جس کی راہ میں انہوں نے جان فدا کی وہ میں ہی ہوں من یظھرہ اللہ میرا لقب ہے۔ اس بہاء اللہ پر ایمان لانے والے "بہائی" کہلاتے ہیں۔ کتاب مذکور کے صفحہ ۲۰ میں ہے "جنہوں نے حضرت بہاء اللہ کا دعوی قبول کیا ان کا نام "بہائی" ہو گیا" بہاء اللہ خدا کی طرف سے بے واسطہ علم ملنے اور مبعوث من اللہ ہونے کا مدعی تھا۔ بہاء اللہ کی تعلیمات صفحہ ۲۵ میں ہے "یکایک خدا کی نسیم لطف مجھ پر گذری اور جو کچھ ابتداء آفرینش سے اب تک ظہور میں آیا اسکا علم اس نے مجھے دیا" صفحہ ۲۶ میں لکھا ہے "اسی نے مجھکو حکم دیا کہ میں اسکے نام کی منادی کر دوں" صفحہ ۳۲ میں لکھا ہے "ہم خدا اور اسکے حکم پر جو ہم پر اور ہم سے پہلے نازل ہوا ہے ایمان لاتے ہیں" اس بہاء اللہ نے اپنی نبوت کا سکہ جمانے کے لئے ختم نبوت کا انکار کیا۔ چنانچہ صفحہ ۳۳ میں لکھا ہے "پیغمبروں کا ظاہر ہونا محال اور غیر ممکن نہیں جانتے اور اگر کوئی شخص اس بات کو محال جانے۔ تو پھر اس میں اور ان لوگوں میں کیا فرق ہے جنہوں نے خدا کے ہاتھوں کو بندھا ہوا سمجھا (وہ کون؟ جمہور اہل اسلام اور مخصوص اہلسنت) اگر یہ لوگ خدائے تعالے کو مختار جانتے ہیں۔ تو انہیں لازم ہے کہ اس شہنشاہ ازلی کے ہر حکم کو قبول کریں جو اسکے رسول کی معرفت صادر ہوں" صفحہ ۳۵ میں لکھا ہے "الطاف باری کی ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا نے جگا کر مجھے یہ حکم دیا کہ میں زمین و آسمان کے درمیان اسکے نام کی منادی کر دوں۔ یہ بات میں نے خود نہیں کی۔ بلکہ خدا ہی کی طرف سے کی۔ اس کی ہدایت ہوئی تھی" صفحہ ۴۱ پر یہ قول لکھا ہے "میرا علم خدا کا عطا کردہ ہے کسی انسان سے حاصل نہیں کیا ہے" اس بہاء اللہ نے شرع کے احکام کو بھی درہم و برہم کر دیا ہے اور نئے حکم اپنے دل سے تراشے ہیں۔ چنانچہ اسی کتاب "بہائی اللہ کی تعلیمات" کے آخر حصہ کے صفحہ ۱۷ میں لکھا ہے "خدا تمکو نکاح کا حکم دیتا ہے مگر جو دو سے زائد نہ کرنا" تیسری طلاق کے بعد کی حرمت اور بغیر حلالہ عدم حلت کے حکم کی تبدیل۔ صفحہ ۱۸، اسی کتاب میں ہے "خدا نے منع کر دیا کہ جو تم تیسری طلاق کے بعد کیا کرتے تھے" گانا بجانا سب حلال کر دیا۔ اسی کتاب کے صفحہ ۴۴ میں ہے "ہم نے حلال کیا تمہارے اوپر گانے اور بجانے کا سننا" اس گروہ کا دستور تقیہ کرنا بھی ہے۔ اسی کتاب کے صفحہ ۷۴ میں اسکا اقرار ہے۔

اتنے بیان سے ظاہر ہو گیا کہ مرزا غلام احمد اور بہاء اللہ ختم نبوت کے معنی متواتر کے انکار میں شریک ہیں۔ دعوئے مہدیت میں شریک ہیں۔ مثیل مسیح ہونے کے دعوے میں شریک ہیں۔ رسالت اور وحی کے دعوے میں شریک ہیں۔ تبدیل احکام

شرع میں شریک ہیں۔ دونوں کے کفر ہوئے۔ اب بہاء اللہ خود بھی رسول بنتا ہے اور اپنے اوپر وحی آنے بے واسطہ اللہ سے علم پانے کا مدعی ہے۔ اور مرزا علی محمد کو بھی پیغمبر مانتا ہے۔ حلال کو حرام۔ اور حرام کو حلال بھی کرتا ہے۔ کتنے کفروں میں ہیں مبتلا اور اپنے معتقدین کو مبتلا کرنے والا ہے۔ یقیناً اس کی تصدیق کرنے والے کافر و مرتد خارج از اسلام ہیں۔ شفاء شریف میں ہے وکذلک قال من تنبأ وزعم انه یوحٰی الیه قاله سحنون وقال ابن القاسم دعی الیٰ ذٰلک سرا وجهراً قال اصبغ وهو کالمرتد لانه کفر بکتاب الله مع الفریة علی الله وقال اشهب فی یهودی تنبأ او زعم انه یوحٰی ارسل الی الناس او قال ان بعد نبیکم نبی انه یستتاب ان کان معلناً بذلک فان تاب والا قتل وذٰلک لانه مکذب النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله لا نبی بعدی مفتری علی الله فی دعواه علیه الرسالة والنبوة ؎

علامہ شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں وقد یکون فی هٰؤلاء من یستحق القتل کمن یدعی النبوة بمثل هٰذه الخزعبلات او بطلت تغیر شیٔ من الشریعة ونحو ذٰلک ؎

اب ثابت ہو گیا کہ وہ شخص قادیانی تھا جب بھی کافر تھا۔ اور بہائی ہوا اب بھی کافر ہے اسکے ساتھ مسلمہ کا نکاح نہیں ہو سکتا ہمیشہ حرام ہوگا والعیاذ باللہ سبحانه وتعالیٰ اعلم وعلمه عز اسمه اتقن واحکم ؎

کتبہ العبد المعتصم بحبله المتین
محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین

فتویٰ ایصالِ ثواب، حکم زوجۂ مفقود، خطبہ میں اردو خلافِ سنّت

استفتاء

(۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ میت کے ثواب کے لئے جب قرآن خوانی ہوتی ہے تو اسوقت جو لوگ قرآن پڑھنا نہیں جانتے ہیں۔ وہاں کلمۂ طیبہ یا سورۂ اخلاص وہ لوگ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ ؎

(۲) زوجۂ مفقود الخبر کے نکاح ثانی کرنے کے بارے میں خلاصۃ المسائل میں جو مسئلہ خبر میں ہے کہ زوجۂ مفقود الخبر کی بعد انتظاری چار سال چار ماہ کے نکاح ثانی کر سکتی ہے جسکے صحیح ہونے میں تقریباً تیس مولویوں کے دستخط درج ہیں تو ہمارے حنفی المذہب کے علماء کی کیا رائے ہے؟ حنفی مذہب کے سب علماء اس مسئلہ میں متفق ہیں یا مختلف۔ اور یہ